11۔قدرِ ایاز

کرنل محمد خان

(1920ء۔۔۔1999ء)

تعارف:

اردو کے ممتاز مزاح نگار کرنل محمد خان چکوال میں پیدا ہوئے. ابتدائی تعلیم اپنے ہی گاؤں میں حاصل کی. میٹرک کے بعد گورنمنٹ سکول لاہور میں داخلہ لیا.

کارہائے نمایاں:

اس دوران میں دوسری جنگ عظیم شروع ہوئی چنانچہ 1940 میں بطور سیکنڈ لیفٹینٹ کمیشن حاصل کیا. قیام پاکستان کے بعد دفاعی پاکستان میں حصہ لیا. 1965 میں رن کچھ کے محاذ پر نمایاں کارنامے انجام دیے۔ کرنل کے عہدے پر پہنچ کر ملازمت سے سبکدوش ہو گئے اور مستقل طور پر راولپنڈی میں سکونت اختیار کرلی۔

مزاح نگاری:

کرنل محمد خان کا طرز تحریر سعد اور دلچسپ ہے۔ ان کی تحریروں کا اصل حسن ساتھی اور خلوص سے۔ وہ گزرے ہوئے واقعات کو اس انداز سے بیان کرتے ہیں کہ ان میں چھپی ہوئی ظرافت دل میں گھر کر جاتی ہے۔ مزہ کے ساتھ ساتھ انسانی کمزوریوں، جھوٹ، اور بناوٹ کے رویوں پر طنز کرتے بھی نظر آتے ہیں۔ انہوں نے کئی موضوعات پر بڑے گراں قدر اور اہمیت کے حامل نگاری کا ایک سلجھا ہوا انداز نظر آتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریروں میں سوقیانہ پن کا گمان تک نہیں ہوتا سادگی، معنی، طنزومزاح ان کی تحریروں کی نمایاں خوبیاں ہیں۔

تصانیف: ان کی تصانیف میں "بجنگ آمد"، "بسلامت روی" اور "بزم آرائیاں" شامل ہیں۔

مُشکل الفاظ کے معانی

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
محبت	انس	انفرادیت	امتیاز
غریبانہ	خاکسارانہ	مہمان نوازی	تواضع
ازل کے دن سے بانٹنے والا مراد اللہ تعالی	قسامِ ازل	نازل ہونے کی وجہ	شانِ نزول
آدھا پاگل پن	نیم وحشت	غیب والا	معیوب
جھگڑے والا	متنازعہ	چنا ہوا	انتخاب
ہلکا سا	خفیف	دیہات کی بیٹھک	چوپال
پرانی چیزوں کی خرید و فروخت کرنے والا	کباڑیا	برائی	قباحت
غصے کی وجہ	وجۂ گرانی	جو ابھی پیدا نہیں ہوا	نامولود

سبق کا خلاصہ

مصنف نے سبق صحیح بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ انسان کی قدر و قیمت کا انحصار اس کے خلوص محنت اور اسی پر منحصر ہے۔ مصنف نے دیہاتیوں کے طرز زندگی ان کی ساتھی اور خلوص کے بارے میں بتایا ہے۔ خوش قسمتی سے مصنف کو جرنیلوں کی طرح چھاؤنی کے اندر ایک بہت بڑا بنگلہ ملا تھا جو کہ دوسرے کرنے والوں کے مقابلے میں بالکل الگ نوعیت کا تھا۔ مختلف قسم کے درختوں، پیڑوں اور پھولوں نے اس بنگلے کو سہانا بنا دیا تھا۔ بنگلے کے اندرونی رہائش کے لیے کچھ سیکنڈہینڈ اشیاء کا بھی سہارا لیا گیا تھا۔

صاحبزادہ سلیم نے تازہ۔تازہ میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا۔ وہ سارا دن اپنے دوستوں کے ساتھ کھیل کود اور ٹیلی ویژن دیکھنے میں زیادہ وقت گزارتا۔ بوڑھے گھریلو ملازم علی بخش تو سیم سے بے حدپیار تھا، صرف ان علی بخش کے علاوہ کسی اور کو سلیم کے کمرے میں جانے کی اجازت نہ تھی۔ بقول مصنف ایک دن میں مطالعہ کمرے میں بیٹھا تھا کہ علی بخش روانی صورت بنایے کمرے میں داخل ہوا۔ میرے پوچھنے پر بتانے لگا کے سلیم یا نے ڈانٹا ہے اور ہونے کا طعنہ بھی دیا ہے سلیم کی ناراضگی اور ڈانٹ کی وجہ پوچھنے پر علی بخش نے بتایا کہ سلیم میاں کے دوست امجد صاحب کو میں نے باہر برآمدے نہیں آرام کرسی پر بٹھایا تھا۔ اور ٹھنڈے پانی کا گلاس بھی پیش کیا تھا لیکن سلیم صاحب کہتے ہیں تم نے میرے دوست کی اچھی طرح خبرگیری نہیں کی۔ انہیں مشروب کے طور پر کوکا کولا کیوں نہ پیش کیا؟ اس کا دوست اب سمجھے گا کہ ہم بہاتی ہیں۔ علی بخش کو سلیم کی ڈانٹ کا بڑا رنج ہوا۔

کرنل صاحب کو جب اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے علی بخش کو سلیم کے بیانات سے یہ اندازہ لگایا کہ تنازع معمولی نوعیت کا ہیں ہیں۔ جو کہ ایک چائے کی پیالی پر ختم ہو سکتا ہے۔ تناظر صرف یہ تھا کہ علی بخش کو دیہاتی کہا گیا اور سلیم نے کہا کہ اس کا دوست دیہاتی سمجھے گا۔ لہذا میں نے دونوں کو پاس بٹھا کر ایک دیہاتی لڑکے کا قصہ سنانا شروع کروا دیا کہ ایک دیہاتی لڑکا گاؤں سے پرائمری پاس کرنے کے بعد شہر کے ہائی سکول میں داخل ہوا کرتا۔ پہنا ہوا تھا تہمد باندھا ہوا تھا ماسٹر جی نے شلوار پہننے کا کہا تو وہ بولا او خدایا شلوار تو لڑکیاں پہنتی ہیں۔ سلیمی آہستہ پڑھے اور مزید غور سے بات سننے لگے اسکول میں اسے چھوٹا چوہدری کہا جاتا تھا۔ اسی اسکول کے سیکنڈ ماسٹر کوٹ پتلون پہنتے تھے لاہور کے رہنے والے تھے۔ اپنی گفتگو کے دوران انگریزی کے الفاظ کا استعمال بھی کثرت سے کرتے تھے بڑے خوش مزاج اور شکار کے شوقین تھے۔ ایک دن شکار کھیلتے ہوئے چھوٹے چودھری کے گاؤں جا پہنچے سکھ کھیلتے ہوئے رات ہوگی اور چھوٹے چودھری کے گاؤں میں ہی رات گزارنے کا پروگرام بنایا چھوٹا چوہدری ماسٹر بھی کو دیکھ کر خوش بھی تھا۔ اور حیران بھی حیران اس لیے تھا کہ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ان کی خدمت کیسے کی جائے چھوٹے چودھری نے ماسٹر جی کو چوپال میں ٹھہرایا جہاں ایک طرف آگ جلا کر گاؤں کے کچھ لوگ ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دوسری طرف چودھری صاحب کی گھوڑی بندھی ہوئی تھی۔ سب نے ماسٹر جی کا شاندار طریقے سے استقبال کیا اور ان کی خیریت دریافت کی ماسٹر جی کو رنگیلی چارپائی پر بٹھایا گیا۔

سلیم نے طنزیہ انداز میں اپنے باپ سے پوچھا کہ کیا چھوٹے چودھری کے گھر میں کرسی نہیں تھی وہ چودھری کس بات کے تھے۔ گاؤں کا نائی ماسٹر جی کے پاؤں دابنے لگا۔ تازہ مکئی کے بھٹے پیش کئے گئے۔ جب ماسٹر جی نے چائے کی فرمائش کی تو چونکہ گاؤں میں چائے کا تو رواج نہ تھا لہذا بڑی کوشش کے بعد حکیم صاحب کے گھر سے چائے ملی۔ یہ تمام گفتگو سلیم بڑے غور سے سن رہا تھا اور موقع پاکر طنزیہ سوال بھی کرڈالتا تھا۔ رات کو مرغ کا سالن پیش کیا گیا۔ رات کو ماسٹر جی کو چوپال میں سلایا گیا صبح کو ہرے بھرے کھیتوں کی سیر کرائی گئی اور گاؤں کی مسجد کے غسل خانے میں غسل کرایا گیا ناشتہ کرنے کے بعد ماسٹر جی شہر واپس آگئے۔ سلیم نے سوال کرتے ہوئے پوچھا تو پھر چھوٹا چوہدری سکول تو نہ گیا ہوگا۔ ابا جی نے بتایا ہرگز ایسا نہیں چھوٹا چوہدری باقاعدگی سے سکول جاتا رہا اور پڑھائی مکمل کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہو گیا سلیم نے چھوٹے چودھری سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی اور کہا کہ ان سے میری ملاقات تو کرایے۔ باپ نے اپنے بازؤں کو پھیلایا اور کہا کہ آو ملو چھوٹے چودھری سے۔ سلیم نے چند لمحوں کے لئے مجھے حیران ہو کر دیکھا اور پھر مجھ سے لپٹ گیا اب سلیم اور علی بخش دونوں کی آنکھیں نم تھیں اور ان کی آنکھوں میں ایک دیہاتی کے لیے محبت اور پیار کی چمک تھی یہ حقیقت ہے کہ ذہانت کسی کی میراث نہیں۔ اللہ تعالی جسے چاہے عطا کر دیتا ہے۔ دیہات ہو یا شہر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم بلاوجہ گاؤں کے لوگوں کو کمتر سمجھتے ہیں حالانکہ گاؤں کے لوگ بھی بہت اچھے اور محنتی ہوتے ہیں۔

مرکزی خیال:

اس کہانی کا مرکزی خیال یہ ہے کہ دیہاتی ہونا کوئی ذلت یا عارف کی بات نہیں ہے۔ کسی شخص سے اس کے دیہاتی ہونے کے باعث نفرت نہیں کرنی چاہیے۔ دیہاتی بھی آخر انسان ہیں ان میں سادگی اور خلوص و محبت کے جذبات ہوتے ہیں اور اکثر دیہاتی تعلیم حاصل کر کے اعلی عہدوں پر پہنچ جاتے ہیں۔ نئی نسل کو دیہاتی پن سے نفرت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس کے آبا و اجداد ہاتھوں سے شہر میں منتقل ہوئے ہیں۔ مصنف کا بیٹا دیہاتوں سے نفرت کرتا تھا لیکن جب اس کا باپ اسے بتاتا ہے کہ وہ خود ایک دیہاتی ہے اور ترقی کر کے کرنل کے عہدے پر فائز ہے تو وہ بہت شرمندہ ہوتا ہے اور اس کے دل سے دیہاتیوں سے نفرت کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے۔

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: علی بس کی داستان غم ختم ہوئی تو سلیم میں ابھی آگیا علی بخش کے چہرے پر شکایت لکھی ہوئی دیکھی تو اپنے دل پر لکھی ہوئی شکایت بیان کرنے لگے۔ ہم نے سکون سے یہ قصہ سنا۔ طرفین کے بیانوں سے واضح تھا کہ اسے دیہاتی کہا گیا تھا اور سلیم یا اس بات پر برہم تھے کہ علی بخش کی غلطی کی وجہ سے امجد نے دیہاتی سمجھا ہوگا۔

مصنف کا نام: کرنل محمد خان

سبق کا عنوان: قدرِ ایاز

حل لغت: داستان غم: دکھ بھری کہانی۔ طرفین: دونوں طرف سے۔ تنازع: جھگڑا۔ خفیف: معمولی۔ حدود اربعہ: چاروں سمتیں۔ برہم: ناراض۔

سیاق وسباق:

مصنف کا چھاونی کے اندر کم و بیش ایک بہت بڑا بنگلہ تھا جو کہ دوسرے کرنے لگے مقابلے میں بالکل الگ نوعیت کا تھا۔ بنگلے کے اندرونی رہائش کے لیے کچھ سیکنڈ ہینڈ اشیاء کا بھی استعمال کیا گیا تھا۔ مصنف کا بیٹا سلیم اپنے آپ کو دوسرے کرنے لگے بیٹوں کی طرح زیادہ سمجھتا تھا۔ ایک دفعہ سلیم گھر میں نہیں تھا۔ اس غیر حاضری کے

دوران اس کا ایک دوست ملنے آیا۔ ان کے ملازم علی بخش نے اسے باہر برآمدے میں ہی بٹھا دیا۔ جب سلیم بیان کو اس بات کا پتہ چلا تو وہ علی بخش پر بہت ناراض ہوئے۔ اور کہا کہ اس قسم کے سلوک سے اس کا دوست اب سمجھے گا کہ ہم دیہاتی ہیں۔

تشریح:

اس طرح گراف میں مصنف نے بوڑھے ملازم علی بخش کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا ہے کہ ایک دن میرے پاس آکر دکھ بھری کہانی سناتے ہوئے شکایت کی کہ انہیں سلیم میاں نے ڈانٹا ہے۔ حالانکہ سلیم علی بخش کے ہاتھوں میں پلا بڑھا تھا۔ اسی لیے انہیں سلیم سے بہت پیار تھا اصل میں سلیم اپنے آپ کو ماڈرن سمجھتا تھا۔ اسے دیہاتی طرز زندگی سے نفرت تھی۔ سلیم نے بوڑھے ملازم کو اس لیے ڈانٹا کہ اس نے سلیم میاں کے دوست امجد صاحب کو باہر برآمدے میں ہی آرام کرسی پر بٹھایا تھا۔ گو کہ علی بخش نے ٹھنڈے پانی کا گلاس بھی پیش کیا تھا لیکن سلیم صاحب کہتے ہیں کہ تم نے میرے دوست کی اچھی طرح خبرگیری نہیں کی انہیں مشروب کے طور پر کوکا کولا کیوں نہ پیش کی اس کا دوست آپ سمجھے گا کہ ہم ڈھاتی ہیں جنگلی ہیرہ علی بخش سلیم کی ڈانٹ کا بڑا رنج ہوا اس نے اس بات کی شکایت کرنل صاحب سے کی علی بخش کی شکایت مکمل ہوتے ہیں سلیم وہاں پہنچ گیا اس نے بوڑھے ملازم کی ناراضگی دور کرنے کی بجائے اپنی شکایت بیان کرنی شروع کر دیں۔ وہ اس بات پر ناراض ہو رہا تھا کہ علی بخش کے سلوک کی وجہ سے اس کے دوست نے اسے دیہاتی سمجھا ہوگا۔ دوسری طرف علی بخش اس لیے ناراض تھا کہ سلیم نے اسے دیہاتی کا طعنہ دیا ہے۔

حل مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) مصنف کو کس قسم کا بنگلہ رہنے کو ملا؟

جواب: مصنف کو ایک اعلی قسم کا بنگلہ رہنے کو ملا جس کے بارے میں روایت تھی کہ ولسن روڈ کا یہ لاشریک بنگلہ ولسن صاحب نے خاص طور پر اپنے لیے بنوایا تھا۔

(ب) سلیم نیا کام جملہ کیا تھا؟

جواب: سلیم میں آکرنیل زادوں کی طرح اور ان کے ہمراہ بے فکری سے بیڈمنٹن کھیلتے اور سر شام ہی دوستوں کے ساتھ ٹیلی ویژن کے سامنے جم جاتے کیا مجال جو کوئی غیر اس میں محفل یا شریک ہو۔

(ج) سلیم نیا علی بخش پر کیوں برہم ہوئے؟

جواب: کیونکہ اس نے سلیم صاحب کے دوست امجد کو گول کرے میں صوفے پر نہیں بٹھایا تھا اور ریفریجریٹر سے نکال کر کوکا کولا پیش نہیں کیا تھا۔

(د) دیہاتی لڑکا پہلے دن سکول گیا تو اس نے کیسا لباس پہن رکھا تھا؟

جواب: دیہاتی لڑکے نے ننگے سر پر صافہ باندھ رکھا تھا بدن پر کرتا اور تحمد اور پاؤں میں میں پوٹھوہاری جوتا تھا۔

(ہ) ماسٹر جی چھوٹے چودھری کے گاؤں کیوں گئے تھے؟

جواب: ماسٹر جی دسمبر میں شکار کرتے کرتے چودھری کے گاؤں جا پہنچے۔

(و) ماسٹر جی کو چائے کیسے پیش کی گئی؟

جواب: بڑی دوڑ دھوپ کے بعد حلیم صاحب کے گھر سے چائے حاصل کی اور ماسٹر جی کو چائے کی لسی بنا کر پیش کی گئی۔

(ز) دیہاتی لڑکے کی کہانی سن کر سلیم میاں پر کیا اثر ہوا؟

جواب: دیہاتی لڑکی کی کہانی سن کر سلیم یا کی آنکھیں نم ہو گئیں کیونکہ اس کی آنکھوں میں ایک دیہاتی کے لئے محبت کی چمک تھی۔

2۔ قدر ایاز کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: سبق کا خلاصہ شروع میں دے دیا گیا ہے۔

3۔ واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

جواب: دیہات، شکایت، ارشادات، قصہ، حادثات، روایت، عمارت، امتیاز، مشاہدات

واحد	جمع	جمع	واحد
شکایت	شکایات	دیہات	دیہہ
قصہ	قصص	ارشادات	ارشاد
روایت	روایات	حادثات	حادثہ
عمارت	عمارات	مشاہدات	مشاہدہ
امتیاز	امتیازات		

4۔ سبق "قدرِ ایاز" کے متن کو پیش نظر رکھتے ہوئے درست جواب کی نشاندہی (√) سے کریں۔

جواب: (1) کرنیلوں کو رہائش کے لیے کونسے بنگلے ملتے ہیں؟

(الف) اے کلاس (ب) بی کلاس (ج) سی کلاس (د) ڈی کلاس

(2) الغرض ہمارے بنگلے کا مزاج ہر زاویے سے تھا:

(الف) مدبرانہ (ب) امیرانہ (ج) خاکسارانہ (د) عاجزانہ

(3) تمام دیہاتیوں نے ماسٹر جی سے کونسے برخورداروں کی خیریت دریافت کی؟

(الف) نومولود (ب) شیرخوار (ج) نامولود (د) تابع دار

(4) ماسٹر جی کے بیٹھنے کے لیے کیا چیز منگوائی گئی؟

(الف) پیڑھی (ب) کرسی (ج) بنچ (د) چارپائی

(5) ماسٹر جی نے کس چیز کی فرمائش کی؟

(الف) کارن فلیک کی (ب) لسی کی (ج) چائے کی (د) کافی کی

جوابات:

1	2	3	4	5
ج	ب	ج	د	ج

5۔ متن کو مدنظر رکھتے ہوئے درست اور غلط کی نشاندہی (√) سے کریں۔

جواب: (الف) طرفین کے بیانوں سے واضح تھا کہ تنازع بہت خفیف ہے۔ درست غلط

(ب) سارے سکول میں ایک ہیڈ ماسٹر صاحب تھے جو سوٹ پہنتے تھے۔ درست غلط

(ج) سلیم اور علی بخش دونوں کی آنکھوں میں ایک دیہاتی کے لئے مذاق کی چمک تھی۔ درست غلط

(د) دیہاتی لوگ اتنے مہذب نہیں ہوتے کہ ڈرائنگ روم میں کتے لے آئیں۔ درست غلط

(ہ) سلیم میاں ابھی ابھی ایف اے کے امتحان سے فارغ ہوئے تھے۔ درست غلط

جوابات:

الف	ب	ج	د	ہ
درست	غلط	غلط	درست	غلط

6۔ اِعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔

جواب: قَسّامِ اَزَلْ، قِطعَۂ زمین، مُخِل، تَوَاضُع، تَنازُعْ

7۔ اپنے استاد سے محمود و ایاز کی تلمیح کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

جواب: غزنی کے ایک مشہور بادشاہ سلطان محمود غزنوی کے ایک ملازم کا نام ایاز تھا۔ وہ اپنے مالک سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا۔ اس لیے محمود و ایاز کو ایسے موقعوں پر بولا جاتا ہے، جہاں دونوں کے تعلقات نہایت مخلصانہ ہوں۔

8۔ مذکر اور مونث الفاظ الگ الگ کریں۔

جواب: طول، شان، چمن، تواضع، اشتیاق

مذکر: چمن، طول، اشتیاق

مونث: شان، تواضع

9۔ درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں۔

جواب:

الفاظ	معانی	جملے
قباحت	برائی	دیہاتی ہونے میں کوئی قباحت نہیں۔
امتیاز	انفرادیت	اسلم نے اپنی جماعت میں امتیازی پوزیشن حاصل کر کے والدین کا سر فخر سے اونچا کر دیا۔
نوعیت	قسم	ہمیں معمولی نوعیت کے معاملات کو سنجیدگی سے لینا چاہئے۔
تلافی	کمی پوری کرنا	ہمیں غریبوں کے نقصان کی فوری تلافی کرنی چاہیے۔
مبہوت	حیران	سلیم ایک لمحے کے لیے مبہوت کھڑا مجھے دیکھتا رہا اور پھر مجھ سے لپٹ گیا۔
دستور	قانون	پاکستان کا دستور اسلامی ہے۔

10۔ سیاق و سباق کے حوالے سے درج ذیل اقتباسات کی تشریح کریں۔

اقتباس: سلیم میاں جو بھی ابھی میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوئے تھے، دوسرے کرنیل زادوں کی طرح اور ان کے ہمراہ بے فکری سے بیڈمنٹن کھیلتے اور سرِ شام ہی دوستو کے ساتھ ٹیلی ویژن کے سامنے جم جاتے۔ کیا مجال جو کوئی غیر اس مشاہدے میں مخل یا شریک ہو، سوائے اس کے کہ ہمارا بوڑھا ملازم علی بخش

ان کی تواضع کے لئے کمرے میں خاموشی سے داخل اور خارج ہوتا رہتا۔ علی بخش کو یوں بھی سلیم سے اُنس تھا کہ اسی کے ہاتھوں میں پلا تھا۔

جواب: مصنف کا نام: کرنل محمد خان

سبق کا عنوان: قدرِ ایاز

حل لغت: کرنیل زادوں: کرنیل کے بیٹے۔ ہمراہ: ساتھ۔ سرِ شام: شام ہوتے ہی۔ مخل: دخل دینے والا۔ تواضع: خدمت۔ اُنس: پیار محبت

سیاق و سباق:

مصنف کو جرنیلوں کی طرح خوش قسمتی سے چھاؤنی کے اندر کم و بیش دو ایکڑ اراضی پر مشتمل ایک بہت بڑا بنگلہ ملا تھا جو کہ دوسرے کرنیلوں کے مقابلے میں بالکل الگ نوعیت کا تھا۔ مختلف قسم کے درختوں، پیڑوں اور پھولوں نے اس بنگلے کو شاہانہ بنا دیا تھا۔ بنگلے کی اندرونی زیبائش کے لیے کچھ سیکنڈ ہینڈ اشیاء کا سہارا لیا گیا تھا۔ صاحبزادہ سلیم نے تازہ تازہ میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا وہ سارا دن اپنے دوستوں کے ساتھ کھیل کود اور ٹیلی ویژن دیکھنے میں زیادہ وقت گزارتا۔ بوڑھے گھریلو ملازم علی بخش کو سلیم سے بے حد پیار تھا۔ صرف ان (علی بخش) کے علاوہ کسی اور کو سلیم کے کمرے میں جانے کی اجازت نہ تھی۔

تشریح:

اس اقتباس میں مصنف نے سلیم میاں کے مشاغل کے بارے میں بتایا ہے کہ سلیم میاں مصنف کے بیٹے تھے انہی دنوں میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہوئے تھے، کوئی کام کاج نہ تھا۔ صبح ہوئی تو دوسرے کرنیلوں کے بچوں کی طرح ان کے ساتھ بے فکری سے بیڈمنٹن کھیلتے اور شام ہوتے ہی سلیم میاں اپنے دوستوں کے ساتھ ٹیلی ویژن دیکھتے۔ ٹیلی ویژن دیکھنے میں اس قدر محو ہوتے کہ کسی کی مجال نہ تھی کہ اس دوران کوئی دخل اندازی کر سکے۔ ان کا ایک بوڑھا ملازم علی بخش ہی صرف چپکے سے کمرے میں آتا جاتا اور ان کی خاطر تواضع کرتا رہتا۔ علی بخش کو سلیم سے اس قدر محبت تھی کیونکہ وہ اس کے ہاتھوں میں پرورش پایا تھا۔

11۔ کالم الف کے الفاظ کو کالم ب میں دیے گئے متضاد الفاظ سے ملائیں۔

جواب:

کالم الف	کالم ب	کالم ج
طول	مسرت	عرض
داخل	ویرانہ	خارج
ازل	شدید	ابد

رنج	عرض	مسرت
خفیف	ابد	شدید
چمن	خارج	ویرانہ